۳۔ قرآن کو کھول کر دعائیں پڑھنا، اس کا ذکر ہم نے انیس کی رات کے اعمال میں کر دیا ہے

۴۔ وہ مشترکہ دعائیں جو پہلی رات سے آخری رات تک پڑھی جاتی ہیں انہیں پہلی رات میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۵۔ تیئسویں رات کی مخصوص دعائیں:

ا۔ اس رات کی دعا جو امامیہ راویوں کی قدیمی کتب میں مندرج ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ الشَّكُّ فِي أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيهَا أَوْ فِيمَا تَقَدَّمَهَا وَاقِعٌ فَإِنَّهُ فِيكَ وَ فِي وَحْدَانِيَّتِكَ وَ

اے اللہ! اگر اس بات میں شک ہو کہ شب قدر آج کی رات ہے یا اس سے پہلی رات لیکن تیرے بارے میں، تیری واحدانیت میں اور یہ کہ تو اعمال کو

تَزْكِيَتِكَ الْأَعْمَالَ زَائِلٌ وَ فِي أَيِّ اللَّيَالِي تَقَرَّبَ مِنْكَ الْعَبْدُ لَمْ تُبْعِدْهُ وَ قَبِلْتَهُ وَ أَخْلَصَ فِي

پاکیزہ کرتا ہے، میں کوئی شک نہیں ہے، اس میں بھی کوئی شک و تردید نہیں ہے کہ بندہ ہر رات تیرا قرب طلب کرتا ہے، تو اسے دور نہیں کرتا بلکہ اسے اپنی

سُؤَالِكَ لَمْ تَرُدَّهُ وَ أَجَبْتَهُ وَ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ شَكَرْتَهُ وَ رَفَعَ إِلَيْكَ مَا يُرْضِيكَ ذَخَرْتَهُ اَللّٰهُمَّ

بارگاہ میں قبول کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی درخواست میں خلوص رکھتا ہو تو تو اسے نہیں ٹھکراتا بلکہ منظور کر لیتا ہے، وہ نیک اعمال انجام دیتا ہے تو تو اس کی قدردانی

فَأَمِدَّنِي فِيهَا بِالْعَوْنِ عَلَى مَا يُزْلِفُ لَدَيْكَ وَ خُذْ بِنَاصِيَتِي إِلَى مَا فِيهِ الْقُرْبَى إِلَيْكَ وَ أَسْبِغْ

فرماتا ہے اور وہ تیرے پسندیدہ اعمال کو اوپر بھیجتا ہے تو تو اس کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ اے اللہ! پس ان اعمال کے انجام دینے میں میری مدد فرما جو مجھے

مِنَ الْعَمَلِ فِي الدَّارَيْنِ سَعْيِي وَ رَقِّ لِي مِنْ جُودِكَ بِخَيْرَاتِهَا عَطِيَّتِي وَ أَبْتِرْ عَيْلَتِي مِنْ ذُنُوبِي

تیرے نزدیک کر دیں، میری پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اپنے مقام قرب تک لے جا، میرے عمل اور کوشش کو دو جہانوں میں زیادہ فرما، اپنی عطا و بخشش

بِالتَّوْبَةِ وَ مِنْ خَطَايَايَ بِسَعَةِ الرَّحْمَةِ وَ اغْفِرْ لِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ

سے اس ماہ کی خیرات سے مجھے بابرکت فرما، توبہ کے ذریعے میرے گناہوں کے وبال کو مجھ سے دور فرما اور اپنی وسیع رحمت سے میری خطاؤں کے بوجھ کو

وَ الْمُؤْمِنَاتِ غُفْرَانَ مُتَنَزِّهٍ عَنْ عُقُوبَةِ الضُّعَفَاءِ رَحِيمٍ بِذَوِي الْفَاقَةِ وَ الْفُقَرَاءِ جَادٍ عَلَى

ہٹا دے، اس رات میری، میرے ماں باپ اور تمام مومنین اور مومنات کی مغفرت فرما، ایسی ذات کی طرف سے بخشش و مغفرت جو کمزوروں کو سزائیں

عَبِيدِهِ شَفِيقٍ بِخُضُوعِهِمْ وَ ذِلَّتِهِمْ رَفِيقٍ لَا تَنْقُصُهُ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِمْ وَ لَا يُفْقِرُهُ مَا يُغْنِيهِمْ مِنْ

دینے سے منزہ ہے، غریب و غرباء اور فقیروں پر مہربان ہے اپنے غلاموں کو معاف کر دیتی ہے، جو ان کی عاجزی اور اظہار خضوع پر مہربان ہے، ایسا رفیق

صَنِيعِهِ اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنِي وَ دَيْنَ كُلِّ مَدْيُونٍ وَ فَرِّجْ عَنِّي وَ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ وَ أَصْلِحْنِي وَ أَهْلِي وَ

اور دوست ہے جس کے ہاں ان پر خرچ کرنے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی اور اس کی عطا و بخشش سے جو دوسروں کو غنی بناتی ہے اسے محتاج نہیں

وُلْدِي وَ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ وَ انْفَعْ مِنِّي وَ اجْعَلْ فِي الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْهَنِيءِ الْكَثِيرِ السَّابِغِ مِنْ

بناتی۔ اے اللہ! میرے اور تمام مقروضوں کے قرض ادا فرما دے، میری اور تمام پریشان حال لوگوں کی پریشانی کو دور فرما، میرے، میری اولاد اور

رِزْقِكَ عَيْشِي وَ مِنْهُ لِبَاسِي وَ فِيهِ مُنْقَلَبِي وَ اقْبِضْ عَنِ الْمَحَارِمِ يَدِي مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ وَ لَا شَلَلٍ

میرے خاندان کے امور کی اصلاح فرما، تمام بگڑے کاموں کی اصلاح فرما، مجھے مفید قرار دے، میری زندگی اور رزق اپنے رزق میں سے

وَ لِسَانِي مِنْ غَيْرِ خَرَسٍ وَ أُذُنِي مِنْ غَيْرِ صَمَمٍ وَ عَيْنِي مِنْ غَيْرِ عَمًى وَ رِجْلِي مِنْ غَيْرِ زَمَانَةٍ وَ

حلال، پاکیزہ، خوشگوار اور فراوان قرار دے، اس میں سے میرا لباس اور میرا پلٹنا قرار دے، میرے ہاتھوں کو کاٹے اور شل کیے بغیر، میری زبان کو گنگ

فَرْجِي مِنْ غَيْرِ إِحْمَالٍ وَ بَطْنِي مِنْ غَيْرِ وَجَعٍ وَ سَائِرِ أَعْضَائِي مِنْ غَيْرِ خَلَلٍ وَ أَرِدْنِي عَلَيْكَ يَوْمَ

کیے بغیر، میرے کانوں کو بہرہ کیے بغیر، میری آنکھوں کو اندھا کیے بغیر، میرے پاؤں کو مفلوج کیے بغیر، میری شرمگاہ کو بانجھ کیے بغیر، میرے شکم کو درد کے

وُقُوفِي بَيْنَ يَدَيْكَ خَالِصاً مِنَ الذُّنُوبِ نَقِيّاً مِنَ الْعُيُوبِ لاَ أَسْتَحْيِي مِنْكَ بِكُفْرَانِ نِعْمَةٍ وَ لاَ

بغیر اور دیگر اعضا و جوارح کو کسی نقص کے بغیر حرام کاموں سے دور فرما۔ اس دن جب میں تیری بارگاہ میں کھڑا ہوں گا تو مجھے اس حالت میں حاضر فرما کہ

إِقْرَارٍ بِشَرِيكٍ لَكَ فِي الْقُدْرَةِ وَ لاَ بِإِزْهَاجٍ فِي فِتْنَةٍ وَ لاَ تَوَرُّطٍ فِي دِمَاءٍ مُحَرَّمَةٍ وَ لاَ بَيْعَةٍ أُطَوَّقُهَا

گناہوں سے پاک ہوں، عیبوں سے پاک ہوں، تیری نعمتوں کی ناشکری پر شرمسار نہ ہوا، تیری قدرت میں کسی شریک کا اقرار نہ کروں، کسی فتنے کو میں

عُنُقِي لِأَحَدٍ مِمَّنْ فَضَّلْتَهُ بِفَضِيلَةٍ وَ لاَ وُقُوفٍ تَحْتَ رَايَةٍ غَدْرَةٍ وَ لاَ اِسْوِدَادِ الْوَجْهِ بِالْأَيْمَانِ

نے نہ پھیلایا ہو، کسی کا ناحق خون نہ بہایا ہو، ایسا نہ ہو کہ جسے تو نے فضیلت بخشی ہو اس کی بیعت میں نے نہ کی ہو، فریب اور خیانت کے پرچم تلے جمع نہ ہوا

الْفَاجِرَةِ وَ الْعُهُودِ الْخَائِنَةِ وَ أَنِلْنِي مِنْ تَوْفِيقِكَ وَ هُدَاكَ مَا نَسْلُكُ بِهِ سُبُلَ طَاعَتِكَ وَ

ہوں اور جھوٹی قسموں اور خیانت آمیز معاہدوں کے ذریعے اپنے چہرے کو میں نے سیاہ نہ کیا ہو۔ اپنی ہدایت اور توفیق اس قدر مجھے عطا فرما کہ اس کے

رِضَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

ذریعے تیری اطاعت اور رضا کے راستوں کو طے کر سکوں۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس رات کی خاص دعا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَ الرُّوحِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الرُّوحِ وَ الْعَرْشِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ

نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبرائیل) کا پروردگار، نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے روح اور عرش کا رب، نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے آسمانوں اور زمین کا رب،

السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْبِحَارِ وَ الْجِبَالِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ يُسَبِّحُ لَهُ

نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے سمندروں اور پہاڑوں کا رب، نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے جس کی پاکیزگی کو مچھلیاں، حشرات الارض اور جنگل کے درندے بیان کرتے ہیں، نہایت ہی پاک

الْحِيتَانُ وَ الْهَوَامُّ وَ السِّبَاعُ فِي الْآكَامِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سَبَّحَتْ لَهُ الْمَلاَئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ سُبُّوحٌ

اور انتہائی مقدس ہے جس کی تسبیح مقرب فرشتوں نے کی ہے، نہایت ہی پاک اور انتہائی مقدس ہے جو اعلیٰ ہے پس چیرہ دست ہے، اس نے خلق کیا پس وہ قادر ہے۔ وہ ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، وہ

قُدُّوسٌ عَلاَ فَقَهَرَ وَ خَلَقَ فَقَدَرَ سُبُّوحٌ سُبُّوحٌ سُبُّوحٌ سُبُّوحٌ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ

ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، وہ ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، وہ ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، وہ ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، وہ ہر

قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ۔

عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے، انتہائی مقدس ہے، انتہائی مقدس ہے، انتہائی مقدس ہے، انتہائی مقدس ہے، انتہائی مقدس ہے۔

آخری عشرے کی مخصوص دعاؤں میں سے اس رات کی مخصوص دعا:

يَا رَبَّ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ جَاعِلَهَا خَيْراً مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَ رَبَّ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْجِبَالِ وَ الْبِحَارِ وَ

اے شب قدر کے پروردگار اور اسے ہزار مہینوں سے افضل قرار دینے والے، اے رات اور دن کے رب، اے پہاڑوں، سمندروں، تاریکیوں،

الظُّلَمِ وَ الْأَنْوَارِ وَ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا اللهُ يَا رَحْمَانُ يَا حَيُّ يَا

روشنیوں، زمین اور آسمانوں کے رب، اے پیدا کرنے والے، اے صورتیں بنانے والے، اے محبت کرنے والے، اے احسان کرنے والے، اے

قَيُّومُ يَا بَدِيءُ يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ لَكَ

اللہ، اے رحمان، اے زندہ، اے نگہبان، اے پیدا کرنے والے، اے آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لانے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ،

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَ الْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَ الْكِبْرِيَاءُ وَ الْآلَاءُ وَ النَّعْمَاءِ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ

اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ! تیرے ہی لیے اچھے اچھے نام ہیں، بلندترین اوصاف، بزرگی اور نعمتیں تیرے لیے ہیں۔ میں تجھ سے تیرے نام

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنْ كُنْتَ قَضَيْتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ تَنَزُّلَ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ حَكِيمٍ فَصَلِّ

اللہ رحمن ورحیم کے ذریعے سے درخوست کرتا ہوں کہ اگر تو نے آج کی رات فرشتوں اور روح کے نزول کا ہر حکمت والے امر کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے تو محمد اور

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ اجْعَلِ اسْمِي فِي السُّعَدَاءِ وَ رُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَ إِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَ إِسَاءَتِي

آل محمد پر رحمت نازل فرما، میرا نام نیکوکاروں میں شامل فرما، میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، میری نیکی واطاعت کو علیین میں جگہ دے، میرے

مَغْفُورَةً وَ أَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَ إِيمَاناً يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَ تُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَ

گناہوں کی مغفرت فرما، مجھے یقین کی وہ منزل عطا فرما جو میرے دل میں گھر کر جائے، ایسا ایمان دے جو مجھ سے شک وریب کو دور کر دے، جو حصہ تو نے

آتِنِي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنِي عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَ ارْزُقْنِي يَا رَبِّ فِيهَا

مجھے دیا ہے اس پر راضی فرما، مجھے دنیا میں خیر وبھلائی اور آخرت میں بھی خیر وبھلائی عطا فرما اور مجھے جلا دینے والے عذاب سے نجات دے۔ اس رات میں

ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ وَ الرَّغْبَةَ وَ الْإِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ وَ التَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ يَا أَرْحَمَ

مجھے اپنے ذکر، اپنے شکر، اپنی جانب رغبت، توجہ، رجوع، توبہ کی توفیق عطا فرما اور مجھے ان اعمال کی توفیق دے جن کی تو نے آل محمد کے شیعوں کو توفیق دی

الرَّاحِمِينَ وَ لَا تَفْتِنِّي بِطَلَبِ مَا زَوَيْتَ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ وَ أَغْنِنِي يَا رَبِّ بِرِزْقٍ مِنْكَ وَاسِعٍ

ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور جس چیز کو تو نے مجھ سے دور رکھا ہے اپنی طاقت اور قوت سے مجھے اس کی طلب اور خواہش کے امتحان میں نہ

بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ ارْزُقْنِي الْعِفَّةَ فِي بَطْنِي وَ فَرْجِي وَ فَرِّجْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَ غَمٍّ وَ لَا تُشْمِتْ بِي

ڈال، اے رب مجھے اپنے حلال وسیع رزق کے ذریعے اپنے حرام سے بے نیاز کر دے، مجھے شکم اور شرمگاہ کی پاکیزگی وعفت عطا فرما، مجھے ہر غم اور پریشانی

عَدُوِّي وَ وَفِّقْ لِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلَىٰ أَفْضَلِ مَا رَآهَا أَحَدٌ وَ وَفِّقْنِي لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ

سے نجات عطا فرما، میرے دشمن کو مجھ پر خوش ہونے کا موقع نہ دے اور مجھے ہر ایک سے بڑھ کر بہترین حالت میں شب قدر نصیب فرما اور مجھے توفیق دے

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلاَمُ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ حَتَّى يَنْقَطِعَ النَّفَسُ۔

اس عمل کی جس کی توفیق تو نے محمد اور آل محمد علیہم السلام کو عطا فرمائی ہے اور میرے ساتھ اسی رات اسی رات ابھی ابھی یہ سلوک فرما۔

اور لفظ "الساعۃ" کو سانس منقطع ہونے تک پڑھتا رہے۔

تیئسویں رات کی ایک اور دعا:

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَ أَوْسِعْ لِي فِي رِزْقِي وَ أَصِحَّ لِي جِسْمِي وَ بَلِّغْنِي أَمَلِي وَ إِنْ كُنْتُ مِنَ

اے اللہ! میری عمر دراز فرما، میرے رزق میں وسعت دے میرے بدن کو تندرست رکھ اور میری آرزو پوری فرما اور اگر میں بدبختوں میں سے ہوں تو

الْأَشْقِيَاءِ فَامْحُنِي مِنَ الْأَشْقِيَاءِ وَ اكْتُبْنِي مِنَ السُّعَدَاءِ فَإِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلَى

میرا نام بدبختوں سے مٹا دے اور میرا نام خوش بختوں میں لکھ دے کیونکہ تو نے اپنی اس کتاب میں فرمایا ہے جو تو نے اپنے نبی مرسلؐ پر نازل کی، کہ

نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ۔ (۱)

تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آلؑ پر کہ خدا جو چاہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہے لکھ دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

اس رات کی دعاؤں میں سے ایک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ تَعَمَّدْتُ اللَّيْلَةَ بِحَاجَتِي وَ بِكَ أَنْزَلْتُ فَقْرِي وَ مَسْكَنَتِي تَسَعُنِي اللَّيْلَةَ رَحْمَتُكَ وَ

اے اللہ! آج رات میں اپنی حاجت لے کر تیرے حضور آیا ہوں، اپنی محتاجی اور بے چارگی لے کر تیری بارگاہ حاضر ہوا ہوں، آج رات اپنی رحمت اور مغفرت کے

عَفْوُكَ فَأَنَا لِرَحْمَتِكَ أَرْجَى مِنِّي لِعَمَلِي وَ رَحْمَتُكَ وَ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ اقْضِ لِي كُلَّ حَاجَةٍ

سائے میں مجھے لے لے، میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔ میری ہر حاجت کو پورا کر دے

هِيَ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَى ذَلِكَ وَ تَيْسِيرِهِ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ خَيْراً إِلاَّ مِنْكَ وَ لَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ سُوءً

کیونکہ تو اس کے پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور یہ تیرے لیے بہت آسان ہے۔ تیرے علاوہ مجھے خیر و بھلائی پہنچانے والا کوئی نہیں اور تیرے سوا مجھ سے برائی کو

قَطُّ غَيْرُكَ وَ لَيْسَ لِي رَجَاءٌ لِدِينِي وَ دُنْيَايَ وَ لاَ لِآخِرَتِي وَ لاَ لِيَوْمِ فَقْرِي يَوْمَ أُدَلَّى فِي حُفْرَتِي وَ يُفْرِدُنِي

ہٹانے والا یقیناً کوئی نہیں ہے۔ اپنے دین، دنیا اور آخرت کے بارے میں میری محتاجی کے دن، جس دن مجھے قبر میں ڈال دیا جائے گا اور لوگ مجھے میرے اعمال کے

النَّاسُ بِعَمَلِي غَيْرُكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

ساتھ تنہا چھوڑ دیں گے۔ تیرے علاوہ کسی سے امید نہیں رکھتا۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

---

(۱) سورہ رعد، آیت ۳۹۔

اس رات کی ایک دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِجْعَلْنِي مِنْ أَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِيباً مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ أَوْ أَنْتَ مُنْزِلُهُ مِنْ نُورٍ

اے اللہ! آج کی رات جو خیرات و برکات تو نازل فرمائے گا اس ہر ایک میں سے مجھے زیادہ حصہ پانے والے اپنے بندوں میں سے قرار دے جیسے وہ نور تو نازل کرے گا

تَهْدِي بِهِ أَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا أَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهُ أَوْ بَلَاءٍ تَدْفَعُهُ أَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهُ وَ اُكْتُبْ لِي مَا كَتَبْتَ

جس کے ذریعے تو ہدایت کرتا ہے یا جو رحمت تو پھیلائے گا، یا جو رزق تو تقسیم کرے گا یا جو بلائیں تو ٹالے گا یا جو خطرات تو دور فرمائے گا، میرے لیے وہی لکھ دے جو تو

لِأَوْلِيَائِكَ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ اِسْتَوْجَبُوا مِنْكَ الثَّوَابَ وَ أَمِنُوا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِنْكَ الْعِقَابَ يَا

اپنے صالح اولیاء کے لیے لکھے گا جو تیرے ثواب کے مستحق قرار پائے ہیں اور تیری ان سے رضا و خوشنودی کے سبب وہ تیرے عذاب سے امان پائے ہوئے

كَرِيمُ يَا كَرِيمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

ہیں۔ اے کریم اے کریم! محمدؐ و آل محمدؑ پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ یہ سلوک فرما، اپنی رحمت کے صدقے میں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس رات کی ایک اور دعا:

أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ الْمُسْتَكِينِ وَ أَبْتَهِلُ إِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الْبَائِسِ الذَّلِيلِ مَسْأَلَةَ

میں تجھ سے بے چارے اور درماندے کی مانند سوال کرتا ہوں۔ گنہگار، محتاج اور ذلیل کی طرح تیری بارگاہ میں آہ و زاری کرتا

مَنْ خَضَعَتْ لَكَ نَاصِيَتُهُ وَ اِعْتَرَفَ بِخَطِيئَتِهِ وَ فَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهُ وَ هَمَلَتْ لَكَ دُمُوعُهُ وَ ضَلَّتْ

ہوں، میں اس شخص کی مانند جو تیرے سامنے جھکا ہوا ہو، اپنے غلطیوں کا معترف ہو اس کی وجہ سے اس کی آنکھیں پرنم ہوں، آنسو جاری

حِيلَتُهُ وَ انْقَطَعَتْ حُجَّتُهُ أَنْ تُعْطِيَنِي فِي لَيْلَتِي هٰذِهِ مَغْفِرَةَ مَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِي وَ اِعْصِمْنِي فِيمَا

ہوں، اس کے تمام حیلے ختم ہو چکے ہوں، اس کے بہانے اور دلیلیں تمام ہو چکی ہوں، مانگتا ہوں کہ تو آج کی رات میرے گزشتہ گناہوں کو

بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَ اُرْزُقْنِي الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فِي عَامِي هٰذَا وَ اِجْعَلْهَا حَجَّةً مَبْرُورَةً خَالِصَةً لِوَجْهِكَ وَ

معاف کر دے اور باقی عمر میں گناہوں سے بچائے رکھ، اس سال مجھے حج اور عمرہ نصیب فرما اور اسے قبول شدہ حج اور خالص اپنے لیے

اُرْزُقْنِيهِ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي وَ لَا تُخْلِنِي مِنْ زِيَارَتِكَ وَ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلٰهِي

قرار دے اور جب تک زندہ رہوں مجھے حج کی سعادت نصیب فرما، مجھے اپنی (اپنے گھر) اور اپنے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت سے

وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَكْفِيَنِي مَئُونَةَ خَلْقِكَ مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ

محروم نہ فرما۔ میرے معبود میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی تمام مخلوق جن و انس، عرب و عجم اور جانور جس کی باگ ڈور تیرے

آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اَللّٰهُمَّ اِجْعَلْ لِي فِيمَا تَقْضِي وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَ

ہاتھ میں ہے، کے شر سے محفوظ اور کفایت فرما۔ بے شک تو سیدھے راستے پر قائم ہے۔ اے معبود! جن امور کا تو فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں

مِمَّا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ

میں سے ان کو مقرر فرماتا ہے اور اس رات جس حکیمانہ امر کی تو مقام قضا کہ جسے رد یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا، تو اس میں تفصیل وضع کرتا ہے

حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هَذَا الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ

اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج میں قرار دے کہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی پسندیدہ، جن کے گناہ معاف، جن کی برائیاں مٹا دی گئی

سَيِّئَاتُهُمْ وَ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَ أَنْ تُوَسِّعَ لِي فِي رِزْقِي وَ أَرْزُقْنِي وَلَداً بَارّاً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ

ہوں اور جن کا تو نے فیصلہ کیا۔ اس میں میری عمر کو دراز اور میرے رزق کو وسیع قرار دے، نیک اولاد عطا فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر

بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۔

ہے اور ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اس رات کی ایک اور دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ الْمِسْكِينِ الْمُسْتَكِينِ وَ أَبْتَغِي إِلَيْكَ ابْتِغَاءَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ وَ أَتَضَرَّعُ

اے اللہ! میں تجھ سے غریبوں مسکینوں جیسا سوال کرتا ہوں، تیری بارگاہ میں ایک دکھی نادار کی طرح درخواست کرتا ہوں، میں تیرے

إِلَيْكَ تَضَرُّعَ الضَّعِيفِ الضَّرِيرِ وَ أَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ وَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ مَنْ

حضور ایک ناتواں مصیبت کے مارے شخص جیسی التجا کرتا ہوں، میں تجھ سے ذلیل گناہگار کی مانند التماس کرتا ہوں، میں اس شخص کی مانند

خَضَعَ لَكَ نَفْسُهُ وَ رَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَ عَفَّرَ لَكَ وَجْهُهُ وَ خَضَعَتْ لَكَ نَاصِيَتُهُ وَ اعْتَرَفَ بِخَطِيئَتِهِ وَ

تجھے پکارتا ہوں جو تیرے سامنے عاجزی وانکساری کرتا ہے، اپنی ناک خاک پر رگڑتا ہے، اپنے چہرے کو خاک آلودہ کرتا ہے، اپنی جبین

فَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهُ وَ انْهَمَلَتْ لَكَ دُمُوعُهُ وَ ضَلَّتْ عَنْهُ حِيلَتُهُ وَ انْقَطَعَتْ عَنْهُ حُجَّتُهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ

نیاز تیری بارگاہ میں جھکاتا ہے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، تیرے لیے اپنی آنکھوں کو نم کرتا ہے اور آنسو بہاتا ہے، اس کی تمام

وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّكَ الْعَظِيمِ عَلَيْهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى

چالیں بے کار ہو گئیں ہیں اور اس کی تمام دلیلیں ختم ہو گئی ہیں، تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے اس حق کا واسطہ جو تجھ پر ہے اور جو تیرا عظیم حق ان پر

نَبِيِّكَ وَ آلِ نَبِيِّكَ وَ أَنْ تُعْطِيَنِي أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ السَّائِلِينَ مِنْ عِبَادِكَ الْمَاضِينَ مِنَ

ہے کہ تو ان پر ایسا درود بھیجے جو تیرے شایان شان ہو، اپنے نبیؐ پر اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائے اور مجھے ان سب سے بہتر عطا

الْمُؤْمِنِينَ وَ أَفْضَلَ مَا تُعْطِي الْبَاقِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَفْضَلَ مَا تُعْطِي مَنْ تَخْلُقُهُ مِنْ

فرمائے جو تو نے اپنے گزشتہ اور باقی ماندہ مومن بندوں میں سے مانگنے والوں کو دیا ہے اور ان سے بھی بہتر عطا کرے جو تو قیامت تک

أَوْلِيَائِكَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ مِمَّنْ جَعَلْتَ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ خَيْرَ الْآخِرَةِ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَ أَعْطِنِي

آنے والے اپنے دوستوں کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی عنایت فرمائے گا۔ اے سب سے زیادہ سخی! اے سب

فِي مَجْلِسِي هٰذَا مَغْفِرَةَ مَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِي وَ اعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَ ارْزُقْنِي الْحَجَّ وَ

سے زیادہ سخی! اس نشست میں میرے تمام گزشتہ گناہوں کو معاف کر دے اور باقی عمر میں گناہوں سے مجھے بچا لے، اس سال مجھے قبول

الْعُمْرَةَ فِي عَامِي هٰذَا مُتَقَبَّلاً مَبْرُوراً خَالِصاً لِوَجْهِكَ يَا كَرِيمُ وَ ارْزُقْنِيهِ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي يَا كَرِيمُ

شدہ، بابرکت اور صرف اپنی خوشنودی کے لیے حج اور عمرہ نصیب فرما اور جب تک زندہ رہوں یہ سعادت نصیب فرما، اے سب سے

يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَ اكْفِنِي مَئُونَةَ نَفْسِي وَ اكْفِنِي مَئُونَةَ عِيَالِي وَ اكْفِنِي مَئُونَةَ خَلْقِكَ وَ اكْفِنِي شَرَّ

زیادہ سخی، اے سب سے زیادہ سخی، اے سب سے زیادہ سخی! میرے، میرے اہل وعیال اور اپنی تمام مخلوقات کے اخراجات اور

فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ اكْفِنِي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ اكْفِنِي شَرَّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ

ضروریات کو پورا فرما اور مجھے عرب وعجم کے برے لوگوں کے شر سے، برے جنوں اور انسانوں کے شر اور ہر اس جانور کے شر سے جس کی

بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

نکیل آپ کے ہاتھ میں ہے، محفوظ فرما، بے شک تو راہ راست پر ہے۔

تیئسویں رات کی ایک اور دعا ہے جو انیسویں رات کے اعمال میں گزر چکی ہے اور جو ہمارے آقا امام کاظم علیہ السلام سے منقولہ ہے۔ہم نے اسے عمر بن یزید کے ذریعے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَ فِيمَا تُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَ فِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ فِي لَيْلَةِ

اے معبود! جن امور کا تو فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جس حکیمانہ امر کی تو اس رات میں

الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هٰذَا

مقام قضا میں تفصیل وضع کرتا ہے جس کو رد یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج میں سے قرار دے کہ جن

الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَ فِيمَا

کا حج مقبول، جن کی سعی پسندیدہ، جن کے گناہ معاف، جن کی برائیاں مٹادی گئی ہیں اور جن کا تو نے فیصلہ کیا۔اس میں میری

تُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَ تُوَسِّعَ لِي فِي رِزْقِي۔

عمر کو دراز اور میرے رزق کو وسیع قرار دے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ مذکورہ دعا کو ابن ابی قرۃ نے تیئسویں رات کی دعاوں میں لکھا ہے اور عمر بن یزید کے ذریعے امام صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ دعا شب قدر کی دعاوں میں سے ہے۔

دیگر اعمال:

اس رات کے اعمال میں سے سورہ عنکبوت، سورہ روم کی تلاوت ہے۔ہم نے متعدد ذرائع سے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:"جو شخص تیئسویں رات کو سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے گا اللہ کی قسم! وہ جنت میں محمدؐ کے ساتھ ہوگا

گا اور اس میں کوئی استثنا بھی نہیں کروں گا اور مجھے یہ ڈر بھی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں جھوٹی قسم کھانے کا گناہ لکھے اور بے شک ان دو سورتوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاص مقام و مرتبہ ہے۔"

مزید یہ کہ اس رات میں ایک ہزار مرتبہ سورہ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" پڑھنا مستحب ہے اور اس بارے میں ماہ رمضان کے عمومی اعمال کے حوالے سے پہلی رات کے اعمال میں حدیث ذکر ہو چکی ہے۔ اس رات میں بطور خاص اس سورہ کی تلاوت کرنے کے بارے میں کئی ذرائع سے ہمارے آقا امام صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص ماہ رمضان کی تیئسویں رات کو سورہ "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ ہم سے مخصوص چیزوں کے اعتراف پر اس کا یقین پختہ ہو چکا ہوگا۔ اور یہ نہیں ہوگا مگر جسے اس نے خواب میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوگا۔"

شب قدر میں امام حسن علیہ السلام کی دعا:

يَا بَاطِناً فِي ظُهُورِهِ وَ يَا ظَاهِراً فِي بُطُونِهِ وَ يَا بَاطِناً لَيْسَ يَخْفَى وَ يَا ظَاهِراً لَيْسَ يُرَى يَا مَوْصُوفاً لاَ

اے وہ جو اپنے ظہور میں بھی باطن ہے اور اے وہ جو باطن رہ کر بھی ظاہر ہے، اے وہ باطن کہ جو پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ظاہر جو نظر نہیں آتا، اے وہ موصوف کہ

يَبْلُغُ بِكَيْنُونَتِهِ مَوْصُوفٌ وَ لاَ حَدٌّ مَحْدُودٌ وَ يَا غَائِباً غَيْرَ مَفْقُودٍ وَ يَا شَاهِداً غَيْرَ مَشْهُودٍ يُطْلَبُ

توصیف جس کی حقیقت تک نہیں پہنچتی اور نہ اس کی حد مقرر کر سکتی ہے، اے وہ غائب جو گم نہیں ہے اور وہ حاضر جو دکھائی نہیں دیتا جسے ڈھونڈنے والا پا لیتا ہے اور

فَيُصَابُ وَ لَمْ يَخْلُ مِنْهُ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ مَا بَيْنَهُمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ لاَ يُدْرَكُ بِكَيْفٍ وَ لاَ يُؤَيَّنُ

اس کے وجود سے پل بھر کے لیے خالی نہیں ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اس کا ادراک کسی کیفیت سے نہیں کیا جا سکتا (کہ وہ کیسا ہے) اور نہ

بِأَيْنٍ وَ لاَ بِحَيْثٍ أَنْتَ نُورُ النُّورِ وَ رَبُّ الْأَرْبَابِ أَحَطْتَ بِجَمِيعِ الْأُمُورِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ

کہاں کے ذریعے اس کی جگہ کے بارے کہا جا سکتا ہے (کہ وہ کہاں ہے) نہ کوئی سمت کہ جدھر وہ ہو، تو نور کو روشن کرنے والا، پالنے والوں کا پالنے والا اور تمام امور

شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا وَ لاَ هَكَذَا غَيْرُهُ۔

پر حاوی ہے پاک ہے وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے پاک ہے وہ جو ایسا ہے اور اس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے۔

اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

شب قدر میں زیارت امام حسین علیہ السلام:

اس رات کے اعمال میں سے ایک اہم ترین عمل زیارت امام حسین علیہ السلام ہے۔ عبد الواحد النہدی کی کتاب "عمل شہر رمضان" میں مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت: فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (۱) (اس رات میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی

(۱) سورہ دخان، آیت ۴۔

جاتی ہے) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد شب قدر ہے جس میں اس رات سے لے کر آئندہ سال اسی رات کے تمام امور کا حتمی فیصلہ کیا جاتا ہے جیسے حج، عمرہ، رزق، عمر، دیگر معاملات زندگی، سفر، شادی بیاہ، اولاد اور دوسرے حالات و واقعات جو انسان کو اپنی زندگی کے دوران پیش آتے ہیں خواہ اس کے لیے مفید ہوں یا ضرر رساں۔ یہ شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص بھی یہ رات امام حسین علیہ السلام کی قبر کے پاس گزارے یا فرمایا اس رات کا وہاں ادراک کرے اور وہاں دو رکعت نماز یا جتنی رکعت نماز اس کے لیے ممکن ہو پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور آتش جہنم سے پناہ مانگے تو جو وہ مانگے گا اللہ سبحانہ اسے عطا فرمائے گا اور جس چیز سے پناہ مانگے گا اسے پناہ دے گا۔ اسی طرح اگر وہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے جن خیرات و برکات کا فیصلہ کیا ہے اور انہیں حتمی قرار دیا ہے، وہ اس سے مانگے اور اس رات میں اللہ نے جو نقصانات لکھے ہیں ان سے بچنے کی دعا کرے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایسی چیز کی درخواست کرے جس میں گناہ نہ ہو؛ امید ہے اس نے جو مانگا ہے اسے عطا کیا جائے گا اور خطرات اور نقصانات سے اسے محفوظ رکھا جائے گا، اپنے خاندان کے دس ایسے افراد کی وہ شفاعت کرے گا جو عذاب الٰہی کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے سائل اور بندے کی نسبت خیر و بھلائی میں زیادہ جلدی کرتا ہے۔

عبدالعظیم حسنی نے امام محمد تقی علیہ السلام سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان کی تیئسویں رات جس کے بارے میں قوی احتمال ہے کہ شب قدر ہے اور جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر کیا جاتا ہے، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو چوبیس ہزار انبیاء کی ارواح اور فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے جو سب کے سب اس رات اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔

ابو صباح کنانی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو اللہ سبحانہ حکیمانہ امور کو جدا جدا کرتا ہے ساتویں آسمان سے عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا دیتا ہے: جو بھی امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لیے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بخش دیا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں: اس رات انسان اہل حق کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرنا ہرگز نہ بھولے، اس سے قبل ہم دن اور رات کے اعمال (کی کتاب (۱)) میں بھائیوں کے لیے دعا کی فضلیت بیان کر چکے ہیں۔ ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی اور فرمایا: "وَاغفِر لِاَبی اِنَّه کان مِنَ الضَّالِین" (۲) (میرے باپ کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے تھا) اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے لیے دعا کی اور فرمایا: "اللّٰهُمَّ اغفِر لِقَومی فَاِنَّهُم لا یَعلَمُونَ" (اے اللہ میری

---

(۱) فلاح السائل۔

(۲) سورہ شعراء، آیت ۸۶۔

قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے)۔

مصنف کہتے ہیں: اس کتاب کی تالیف کے ایک عرصے بعد ماہ رمضان کی ایک جلیل القدر رات بوقت سحر ان افراد کے لیے دعا کرنے میں مشغول تھا جن کے لیے سب سے پہلے دعا کرنا واجب ہے یا بہتر ہے۔ اسی طرح اپنے لیے اور جن کے لیے انسان کو دعا کی توفیق ہو، ان کے لیے دعا کرنے میں مصروف تھا کہ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ میں پہلے ان کافروں کی گمراہی سے ہدایت کے لیے دعا کروں جنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کی نعمتوں کا انکار کیا، اس کی حرمت کا لحاظ نہ کیا اور اس کی مخلوقات اور اس کے بندوں میں اس کے احکام کو بدل کے رکھ دیا ہے کیونکہ بارگاہ ربوبیت میں اور حکمت الٰہیہ اور بارگاہ نبوت میں ان کا جرم اللہ تعالیٰ اور رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت رکھنے والوں سے کہیں زیادہ بڑا اور سنگین ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کی عظمت وجلالت اور رسول خدا کی تعظیم اور آپؐ نے اپنے افعال اور کردار کے ذریعے ہماری جو ہدایت فرمائی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ پہلے ان لوگوں کی ہدایت کی دعا کی جائے جو بہت زیادہ خطرے اور نقصان میں ہیں البتہ یہ اس وقت ہے جب ان کے خطرے اور ضرر کو جہاد کے ذریعے دور نہ کیا جا سکتا ہو اور انہیں انحراف اور تباہی سے نہ روکا جا سکتا ہو۔

چنانچہ میں نے پہلے اللہ سے منحرف لوگوں کی ہدایت، رسولؐ سے گمراہوں کی بارگاہ نبوی میں واپسی اور حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے حق قبول کرنے دعا کی۔ پھر میں نے اہل توفیق اور اہل یقین کے لیے ان کی ثابت قدمی اور توفیق پر باقی رہنے اور ان کے یقین میں اضافے کی دعا کی۔ اس کے بعد میں نے اپنے لیے اور اپنے نزدیک اہم افراد کے لیے اس ترتیب کے ساتھ دعا کی۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ ترتیب اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس کی بارگاہ میں، میں گڑگڑاتا ہوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسی طرح اپنی اہم حاجات کو اس ترتیب سے مانگا جس کی قبولیت کی امید زیادہ تھی۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں کی بھی سفارش فرمائی، ارشاد ہوا ہے: "يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ" (۱) (وہ قوم لوط کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے۔ بے شک ابراہیم بردبار، نرم دل، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے) اللہ تعالیٰ نے ان کی بردباری، شفاعت اور قوم لوط کے بارے میں بحث کرنے پر ستائش فرمائی ہے۔ وہ قوم جس کا کفر اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ وہ عذاب الٰہی کے مستحق بن گئے تھے۔

کیا آپ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بزرگان کے لیے اسوہ ہیں، کی روایات کو ملاحظہ نہیں کرتے؟! جن میں مذکور ہے کہ جب بھی آپؐ کی قوم کفار آپؐ کو سخت تکالیف پہنچاتی اور ان کی اذیتیں حد سے بڑھ جاتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي

(۱) سورہ ہود، آیت ۷۴، ۷۵۔

فَاِنَّهُم لَا يَعلَمُونَ " (اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے)۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حدیث میں آیا ہے: "تم سورج کی طرح بنو جو نیک اور بد سب پر چمکتا ہے"

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ہر ایک کے ساتھ نیکی کرو چاہے وہ اس کا اہل ہو یا اہل نہ ہو چنانچہ اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو آپ اس کے ساتھ نیکی کرنے کے اہل ہیں۔ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۲) (ان لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک و صالح افراد کو گناہگاروں پر ترجیح حاصل ہے۔ اس بات کے لیے اتنا کافی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

شب قدر میں بیدار رہنے کی اہمیت:

اس بارے میں فاضل شیخ جعفر بن محمد درویستیؒ نے کتاب "الحسنی" میں شب قدر میں جاگنے کی فضیلت کے متعلق اپنے والد کے ذریعے محمد بن علی سے بیان کیا ہے، اس نے محمد بن موسیٰ بن متوکل کے ذریعے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے اس نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن عباس بن حریش رازی سے، اس نے ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنے آباء سے بیان کیا ہے کہ حضرت امام باقر محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص شب قدر میں بیدار رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اگرچہ اس کے گناہ آسمان کے ستاروں کی تعداد، پہاڑوں کے وزن اور سمندروں کی وسعت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

مذکورہ کتاب "الحسنی" میں صاحب کتاب کے والد نے محمد بن علی سے، اس نے احمد بن حسن قطان سے، اس نے حسن بن علی سکونی سے، اس نے محمد بن زکریا جوہری سے، اس نے جعفر بن محمد بن عمارہ سے، اس نے اپنے والد کے ذریعے جابر بن یزید جعفی سے، اس نے ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان کی تیئسویں رات جاگ کر گزارے اور اس میں ایک سو رکعت نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی معاش میں وسعت فرما دے گا، اس کے دشمنوں کے شر سے بچائے گا، اسے غرق ہونے، گھر کے منہدم ہونے، مال کے چوری ہونے اور اسے درندوں سے محفوظ رکھے گا اور اسے منکر و نکیر کے خوف سے امان دے گا وہ قبر سے اس طرح سے نکلے گا کہ تمام اہل محشر کے لیے اس کا نور چمک رہا ہوگا، اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں

---

(۱) سورہ ممتحنہ، آیت ۸۔

ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کے لیے جہنم سے برات لکھ دی جائے گی، پل صراط پر گزرنے کا جواز مل جائے گا، عذاب سے امان مل جائے گی اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا اور اسے انبیا، صدیقین، شہداء اور صالحین کی صحبت اور رفاقت میسر آئے گی اور یہ بہترین رفاقت ہے۔ تیئسویں کی رات اور ہر رات کے اعمال میں سے سورہ دخان کی تلاوت ہے اور اس بارے میں ہم نے پہلی رات کے اعمال میں روایت بیان کر دی ہے۔ اس رات کے دیگر اعمال میں سے اس رات کو عبادت میں گزارنا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے۔ اس کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں ایک اور روایت ابن ابی عمیر سے منقول ہے اور اس نے جمیل، ہشام اور حفص سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام اس رات سخت مریض تھے جب تیئسویں کی رات آئی تو آپ علیہ السلام نے اپنے غلاموں سے کہا کہ وہ انہیں اٹھا کر مسجد میں لے جائیں۔ آپ علیہ السلام نے وہ رات مسجد میں گذاری۔